السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد نے وراثت مانگی تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہنے ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَةٌ)) 1 ''ہم وارث نہیں بنائے جاتے جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔'' حدیث سنائی تو (پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کی اور کلام بھی نہ کیا۔ سوال یہ ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حدیث کی مخالفت کیوں کی؟ (محمد حسین کراچی

صحیح بخاری کتاب الفرائض باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا صدقة 1

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اپنی موت تک ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہکی بیعت نہ کرنا تو میرے علم میں نہیں لہٰذا آپ اس کا حوالہ ضرور دیں کہ یہ چیز کہاں ہے؟ رہا ان کا مطالبۂ میراث تو ان کی معلومات میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث شامل نہ ہونے پر مبنی تھا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سن لیا اس کے بعد انہوں نے کبھی مطالبہ نہ کیا۔

دیکھئے قرآن مجید میں ہے: {وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا} [الجن:۲۳] [''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے۔ اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''] قرآن مجید میں ہی ہے: {وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ} [طٰہٰ:۱۲۱] [''اور آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی لہٰذا وہ بھٹک گئے۔''] تو اب ان دونوں آیتوں کو دیکھ کر کوئی آدم علیہ السلامپر فتوے داغنے شروع کر دے اور ان کی توبہ و مغفرت والی آیات و احادیث کو نظر انداز کر دے تو کیا وہ حق پر ہو گا؟ نہیں 1 ہرگز نہیں 1 بالکل اسی طرح فاطمہ، علی اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں توبہ و استغفار اور عفو و مغفرت والی آیات و احادیث کو نظر انداز کرنے والا بھی حق و انصاف پر نہیں۔

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02 ص649

محدث فتویٰ